روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

# الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 14 دسمبر 2013ء 10 صفر 1435 ہجری 14 فتح 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 283

## اس دل میں تیرا گھر ہے

اس دل میں تیرا گھر ہے تیری طرف نظر ہے
تجھ سے ہوں میں منور میرا تو تُو قمر ہے
تجھ پر مرا توکل در پر ترے یہ سر ہے
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

(درثمین)

## اخلاق عالیہ صحابہ کرامؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوبکرؓ میں تواضع اور انکسار تو جیسے کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ انہوں نے غربت اور انکساری کا لباس اختیار کر لیا تھا۔ ان کی تواضع گفتگو سے صاف جھلکتی نظر آتی ہے۔ خلافت کے پہلے انتخاب کے موقع پر آپ نے حضرت عمرؓ اور حضرت ابوعبیدہؓ کے نام لئے اور جب خلیفہ ہوئے تو اپنی پہلی تقریر میں اپنے انکسار کا یوں اظہار کیا کہ ''میں تو چاہتا تھا کہ یہ ذمہ داری میرے علاوہ کوئی اور اٹھاتا۔ اب جبکہ میں نے یہ منصب قبول کر لیا ہے تو جتنی میری طاقت ہے میں اس کا حق ادا کرنے کی کوشش کروں گا۔ مجھے نبی کریم ﷺ کے معیار پر رکھ کر گرفت نہ کرنا کہ آپؐ کو خدا تعالیٰ نے ایک خاص عصمت عطا فرمائی تھی اور آپؐ معصوم تھے۔'' (مسند احمد بن جلد 1 ص 5)

حضرت ابوبکرؓ کی خشیّت اور مقام عجز کا اندازہ اس واقعہ سے بھی خوب ہوتا ہے ایک دفعہ نبی کریمؐ نے فرمایا ''جو شخص تکبر سے اپنا تہبند ٹخنوں سے نیچے لٹکا کر چلتا ہے اس کو آگ کا عذاب ہوگا۔'' حضرت ابوبکرؓ نے جو ڈھیلا تہبند باندھنے کے عادی تھے کمال انکسار سے عرض کیا کہ یارسولؐ اللہ! تہبند تو میرا بھی لٹک جاتا ہے۔ نبی کریمؐ نے انہیں یہ نوید سنائی کہ ''اے ابوبکر! تو ان لوگوں میں سے نہیں۔''

(بخاری کتاب اللباس)

کیونکہ آپ تہبند تکبر سے نہیں لٹکاتے تھے اس طرح نبی کریم ﷺ نے ہر ایسے شخص کے لئے جو طبعاً فروتنی اور عاجزی رکھتا ہے یہ فرما کر دین میں تشدد کرنے والوں کے خیال کی اصلاح فرما دی۔

ایک دفعہ کسی نے آپ کو خلیفۃ اللہ کہہ دیا یعنی خدا کے خلیفہ تو نہایت انکساری سے فرمایا دیکھو میں محمدؐ کا خلیفہ ہوں۔ مجھے خلیفۂ رسول کہو میں اسی پر راضی ہوں۔'' (استیعاب جلد 3 ص 98)

حضرت ابوبکرؓ کے آخری سانس تھے آپ کی صاحبزادی حضرت عائشہؓ نے جذباتی کیفیت میں یہ شعر پڑھا

وَاَبیَضُ یُستَسقَی الغَمَامُ بِوَجھِہٖ
ثِمَالُ الیَتَامٰی عِصمَۃٌ لِّلاَرَامِلِ

کہ آپ وہ ہیں جن کے منہ کے صدقے بارش کی دعا کی جاتی ہے۔ آپ یتیموں کے والی اور بیواؤں کے سہارا ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے جان کنی کے عالم میں بھی اپنی یہ تعریف گوارا نہ کی اور نہایت انکسار سے فرمایا ''اے عائشہ! یہ مقام تو آنحضرتؐ کا تھا۔'' (بخاری کتاب المغازی) آپؓ کی انگوٹھی پر یہ الفاظ کندہ تھے ''عَبدٌ ذَلِیلٌ لِرَبٍّ جَلِیلٍ۔ خدائے بزرگ و برتر کا ایک ادنیٰ بندہ۔''

(استیعاب جلد 3 ص 101)

حضرت ابوبکرؓ مقام صدیقیت پر قائم تھے اور صدق و راستی سے اپنی طبعی مناسبت کے باعث اس کی پرزور تلقین فرماتے۔ ایک دفعہ خطبہ دیتے ہوئے گلوگیر ہو گئے۔ روتے ہوئے فرمایا ''سچائی اختیار کرو اس کے نتیجہ میں نیکی حاصل ہوتی ہے اور یہ جنت میں لے جانے کا ذریعہ ہے۔''

(مسند احمد جلد 1 ص 10)

یزید بن ابوسفیان کو شام کا امیر مقرر کر کے روانہ کیا تو از راہ نصیحت واشگاف الفاظ میں فرمایا کہ ''مجھے بڑا اندیشہ یہ ہے کہ تم کہیں اپنے عزیز و اقارب سے اپنی امارت کے نتیجہ میں ترجیحی سلوک نہ کرو۔ یاد رکھو میں نے نبی کریمؐ سے سنا ہے کہ جس شخص کو مسلمانوں کا امیر بنایا جائے اور وہ کسی کو ڈر کر کچھ دیدے تو اس پر اللہ کی لعنت ہے۔'' (مسند احمد جلد 1 ص 7)

(بحوالہ سیرت صحابۂ رسول از حافظ مظفر احمد صاحب)

## جماعت اور خلافت کا رشتہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

'' اللہ تعالیٰ کا جماعت پر احسان ہے کہ جماعت اور خلافت کا ایک ایسا رشتہ قائم کیا ہے جو دنیا میں اور کہیں نظر نہیں آتا۔ یہ دراصل اُس تعلیم اور اُس عہدِ بیعت کا نتیجہ ہے جس پر کاربند ہونے کی حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت کو تلقین فرمائی تھی۔ اس محبت و اخوت و اطاعت کے رشتہ کو حضرت مسیح موعود نے اپنی شرائطِ بیعت میں ذکر فرمایا ہے اور یہی محبت اور اخوت اور اطاعت کا رشتہ پھر آگے آپ کے جاری نظامِ خلافت کے ساتھ بھی جاری ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25/اکتوبر 2013ء)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

## مقابلہ تخلیقی تحریر

(مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

مجلس مشاورت 2013ء کی تجویز نمبر 2 بابت اردو زبان کے فروغ کے تحت شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام مقابلہ تخلیقی تحریر کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ اس مقابلہ میں اول دوم سوم آنے والی تحریرات کے مصنفین کو انعام دیا جائے گا۔ خدام سے گزارش ہے کہ اپنی تحریرات 31 جنوری 2014ء تک مرکز بھجوا دیں۔ یا shobataleem@gmail.com پر ای میل کر دیں۔

**قواعد** : کہانی ، روداد یا انشائیہ 31 جنوری 2014ء تک مرکز پہنچ جائے۔ تحریر کم از کم 2 سے 4 صفحات پر مشتمل ہونی چاہیے۔ ہر تحریر مصنف کی اپنی تخلیق ہونی چاہیے۔ کسی جگہ سے نقل شدہ نہ ہو۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

مرتبہ: مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب

# حضرت مسیح موعود کے پُر معارف حقائق و لطائف

## مکتوبات احمد سے چند ایمان افروز اقتباسات

حضرت اقدس مسیح موعود نے اپنے محبان کو جو مکتوبات رقم فرمائے ہیں وہ ایک بیش بہا خزانہ علم وحکمت اور روحانی معارف و دقائق ہے۔ آپ نے مکتوب الیہ کو جو اس کے حسب حال پند و نصائح فرمائی ہیں وہ انسانی زندگی کے لئے مشعل راہ اور ہدایت ہیں۔ اس لئے چند اقتباسات مکتوبات احمد جلد دوم سے روحانی تازگی اور بالیدگی کے لئے پیش خدمت ہیں۔

### 1- اعمال صالحہ

''......اعمال صالحہ جو شرط دخول جنت ہیں دو قسم کے ہیں۔ اول وہ تکلیفات شرعیہ جو شریعت نبویہ میں بیان فرمائی گئی ہیں اور اگر کوئی ان کے ادا کرنے میں قاصر رہے یا بعض احکام کی بجا آوری میں قصور ہو جائے اور وہ نجات پانے کے پورے نمبر نہ لے سکے تو عنایت الٰہیہ نے ایک دوسری قسم جو بطور تتمہ اور تکملہ شریعت کے اس کے لئے مقرر کر دی ہے اور وہ یہ کہ اس پر کسی قدر مصائب ڈالی جاتی ہیں اور اس کو مشکلات میں پھنسایا جاتا ہے اور جس قدر کامیابی کے دروازے اس کی نگہ میں ہیں سب کے سب بند کر دئے جاتے ہیں۔ تب وہ تڑپتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ شاید میری زندگی کا یہ آخری وقت ہے اور صرف اسی قدر نہیں بلکہ اور مکروہات بھی اور کئی جسمانی عوارض بھی اس کی جان کو تحلیل کرتے ہیں۔ تب خدا کے کرم اور فضل اور عنایت کا وقت آجاتا ہے اور درد انگیز دعائیں اس قفل کے لئے بطور کنجی کے ہو جاتی ہیں۔ معرفت زیادہ کرنے اور نجات دینے کے لئے یہ خدائی کام ہیں۔''

(مکتوبات احمد جلد دوم ص293)

### 2- پریشانی سے بھرا خط اور اس کا جواب

''......مگر اے عزیز! آپ کو یاد رہے ہمارا آقا و مولیٰ رب السمٰوٰت والارض۔ نہایت درجہ کا مہربان اور رحیم و کریم ہے کہ اپنے گنہگار بندوں کی پردہ پوشی کرتا ہے اور آخر وہی ہے جو ان کے زخموں پر مرہم رکھتا ہے اور ان کی بیقراری کی دعاؤں کو سنتا ہے۔ کبھی کبھی وہ اپنے بندہ کی آزمائش بھی کرتا ہے۔ لیکن آخر کار رحم کی چادر سے ڈھانک لیتا ہے۔ اس پر جہاں تک ممکن ہو توکل رکھو اور اپنے کام اس کو سونپ دو۔ اُس سے اپنی بہبودی چاہو۔ مگر دل میں اس کی قضاء قدر سے راضی رہو چاہئے کہ کوئی چیز اُس کی رضا سے مقدم نہ ہو......آپ درویشانہ سیرت سے ہر یک نماز کے بعد گیارہ دفعہ لاحول ولا قوۃ......پڑھیں اور رات کو سونے کے وقت معمولی نماز کے بعد کم سے کم اکتالیس دفعہ درود شریف پڑھ کر دو رکعت نماز پڑھیں اور ہر یک سجدہ میں کم سے کم تین دفعہ یہ دعا پڑھیں یا حی یا قیوم برحمتک استغیث پھر نماز پوری کر کے سلام پھیر دیں اور اپنے لئے دعا کریں۔

(مکتوبات احمد جلد دوم ص291)

### 3- عفو و درگزر

مولوی مبارک علی صاحب کی طویل رخصت پر ان کی ملازمت مدرسہ سے برخاستگی کی تجویز پر حضرت اقدس عفو و درگزر سے کام لینے کی نصیحت کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: ''......عفو اور کرم سیرت ابرار میں سے ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے''......ترجمہ یعنی عفو اور درگزر کی عادت ڈالو۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ خدا بھی تمہاری تقصیریں معاف کرے اور خدا تو غفور و رحیم ہے۔ پھر تم غفور کیوں نہیں بنتے۔ اس بناء پر ان کا یہ معاملہ درگزر کے لائق ہے......پس ایسا نہ ہو کہ آپ کی سخت گیری کچھ آپ ہی کی راہ میں سنگ راہ نہ ہو۔ ایک جگہ میں نے دیکھا ہے کہ ایک شخص فوت ہو گیا۔ جس کے اعمال کچھ اچھے نہ تھے۔ اس کو کسی نے خواب میں دیکھا کہ خدا تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ اس نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور فرمایا کہ تجھ میں یہ صفت تھی کہ تو لوگوں کے گناہ معاف کرتا تھا۔ اس لئے میں تیرے گناہ معاف کرتا ہوں۔ سو میری صلاح یہی ہے آپ اس امر سے درگزر کریں تا آپ کو خدا تعالیٰ کی جناب میں درگزر کرانے کا موقعہ ملے۔''

(مکتوبات احمد جلد دوم ص287)

### 4- جاودانی مال کا وارث

''خدا کے مامور جو آسمان سے آتے ہیں۔ وہ اپنی جماعت کے ساتھ خرید اور فروخت کا سا معاملہ رکھتے ہیں۔ لوگوں سے ان کے چند روزہ مال لیتے ہیں اور جاودانی مال کا ان کو وارث بناتے ہیں۔''

(مکتوبات احمد جلد دوم ص345)

### 5- استخارہ سفر

''......بغیر استخارہ کے کوئی سفر جائز نہیں۔ ہمارا اس میں طریقہ یہ ہے کہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ پہلی رکعت میں سورۃ قل یا ایھا الکٰفرون پڑھیں یعنی الحمد تمام پڑھنے کے بعد ملالیں جیسا کہ سورۃ فاتحہ کے بعد دوسری سورۃ ملایا کرتے ہیں اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھ کر سورۃ اخلاص یعنی قل ھو اللہ احد ملالیں اور پھر التحیات میں آخر میں اپنے سفر کے لئے دعا کریں کہ یا الٰہی! میں تجھ سے کہ تو صاحب فضل اور خیر اور قدرت ہے۔ اس سفر کے لئے سوال کرتا ہوں کیونکہ تو عواقب الامور کو جانتا ہے۔ اور میں نہیں جانتا اور تو ہر ایک امر پر قادر ہے اور میں قادر نہیں۔ سو یا الٰہی! اگر تیرے علم میں یہ بات ہے کہ یہ سفر سراسر میرے لئے مبارک ہے۔ میری دنیا کے لئے میرے دین کے لئے اور میرے انجام امر کے لئے اور اس میں کوئی شر نہیں۔ تو یہ سفر میرے لئے میسر کر دے اور پھر اس میں برکت ڈال دے اور ہر ایک شر سے بچا۔ اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ سفر میرا میری دنیا یا میرے دین کے لئے مضر ہے اور اس میں کوئی مکروہ امر ہے تو اس سے میرے دل کو پھیر دے۔ اور اس سے مجھ کو پھیر دے۔ آمین

یہ دعا ہے جو کی جاتی ہے۔ تین دن کرنے میں حکمت یہ ہے کہ تا بار بار کرنے سے اخلاص میسر آوے۔ آج کل اکثر لوگ استخارہ سے لاپرواہ ہیں۔ حالانکہ وہ ایسا ہی سکھایا گیا ہے جیسا کہ نماز سکھائی گئی ہے۔ سو یہ اس عاجز کا طریق ہے کہ اگرچہ دس کوس کا سفر ہو تب بھی استخارہ کیا جاوے۔ سفروں میں ہزاروں بلاؤں کا احتمال ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ استخارہ کے بعد متولی اور متکفل ہو جاتا ہے۔ اور اس کے فرشتے اس کے نگہبان رہتے ہیں جب تک اپنی منزل تک نہ پہنچے۔''

(مکتوبات احمد جلد دوم ص349)

### 6- دعاؤں میں اثر

''......دعاؤں میں اثر ہوتے ہیں مگر صبر سے ان کا ظہور ضرور ہوتا ہے۔ میرے نزدیک نہایت ہی خوش قسمت وہ شخص ہے جو ہمیشہ اپنے تئیں دعا کے سلسلہ کے نزدیک رکھتا ہے۔ اگر تمام جہان اس قول کے برخلاف ہو جائے تب بھی وہ سب غلطی پر ہیں۔ دعا سے بڑے بڑے انقلاب پیدا ہو جاتے ہیں۔ دعا زمین سے لے کر آسمان تک اپنا اثر رکھتی ہے۔ عجیب کرشمے دکھاتی ہے۔ ہاں پورے طور پر اس زندہ دعا کا ظہور میں آجانا اور ہو جانا ہی خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے۔''

(مکتوبات احمد جلد دوم ص383)

### 7- توحید فی المحبت

''......محبت ایک خاص حق اللہ جلشانہٗ کا ہے۔ جو شخص اس کا حق دوسرے کو دے گا وہ تباہ ہو گا۔ تمام برکتیں جو مردانِ خدا کو ملتی ہیں، تمام قبولتیں جو اُن کو حاصل ہوتی ہیں کیا وہ معمولی وظائف سے یا معمولی نماز روزہ سے ملتی ہیں؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ توحید فی المحبت سے ملتی ہیں۔ اُسی کے ہو جاتے ہیں، اُسی کے ہو رہتے ہیں۔ اپنے ہاتھ سے دوسروں کو اس کی راہ میں قربان کرتے ہیں......ہمیشہ سے میرا دل یہ فتویٰ دیتا ہے کہ غیر سے مستقل محبت کرنا کہ جس سے للّٰہی محبت باہر ہے خواہ وہ بیٹا ہو یا دوست، کوئی ہو ایک قسم کا کفر اور کبیرہ گناہ ہے۔ جس سے اگر شفقت و رحمت الٰہی تدارک نہ کرے تو سلب ایمان کا خطرہ ہے۔''

(مکتوبات احمد جلد دوم ص539)

### 8- بیعت الموت

''......مومن کا دنیا اور نفس کو چھوڑنا ایک خارق عادت امر ہے۔ وہ تبدیلی جو خدا تعالیٰ اس میں پیدا کرتا ہے۔ وہ مومن کو قوت دیتی ہے۔ ورنہ ہر ایک شخص فانی لذت کا طالب اور شیطانی خیال اس پر غالب ہے۔ مومن پر شیطان غالب نہیں آتا۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے بیعت الموت کر چکا ہے۔ شیطان پر وہی فتح پاتا ہے جو بیعت الموت کرے۔''

(مکتوبات احمد جلد دوم ص571)

### 9- خدا تعالیٰ کی وحی

''بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وحی کئی قسم کی ہوتی ہے۔ اور وحی میں ضروری نہیں ہوتا کہ الفاظ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں۔ بلکہ بعض وحیوں میں صرف نبی کے دل میں معانی ڈالے جاتے ہیں اور الفاظ نبی کے ہوتے ہیں۔ اور تمام پہلی وحییں اسی طور کی ہیں۔ مگر قرآن کریم کے الفاظ اور معانی دونوں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ اور اس میں شک نہیں کہ پہلی وحیوں کے معانی بھی معجزہ کے حکم میں تھے۔ مگر قرآن شریف معانی اور الفاظ دونوں کی رو سے معجزہ ہے۔ اور توریت میں یہ خبر دی گئی تھی کہ وہ دونوں کی رو سے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوگا۔''

(مکتوبات احمد جلد دوم ص617)

اللہ تعالیٰ ان پُر معارف روحانی حقائق و دقائق اور نکات علمیہ کو بنی نوع انساں کے لئے شمع ہدایت و رشد کا ذریعہ و وسیلہ بنائے۔ (آمین)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

# رسول اللہ ﷺ کی بے مثال مذہبی رواداری

## ہر قسم کے امن اور سلامتی کی راہیں دکھانے والا عدیم النظیر نمونہ

مکرم جمیل احمد بٹ صاحب

(قسط دوم آخر)

### 4۔ غیروں کی جان و مال کا تحفظ

غیروں کی جان و مال کے آپ ہمیشہ محافظ رہے۔ ایسے چند واقعات درج ذیل ہیں:

1۔ فتح خیبر کے موقع پر یہود نے شکایت کی کہ بعض مسلمانوں نے ان کے جانور لوٹے اور پھل توڑے ہیں۔ آنحضرت ﷺ ناراض ہوئے اور تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ تم بغیر اجازت کسی کے گھر گھس جاؤ اور پھل وغیرہ توڑو۔

(ابوداؤد جزو ثانی صفحہ 424)

2۔ ایک سفر کے دوران کھانے کو کچھ نہ تھا کہ کافروں کی کچھ بکریاں نظر آئیں بعض اصحاب نے انہیں پکڑ کر ذبح کر لیا اور ہنڈیا چڑھا دی۔ آنحضرت ﷺ کو علم ہوا تو آپ ﷺ تشریف لائے اور کمان سے ہانڈیاں الٹ دیں اور فرمایا: لوٹ کی چیز مردار سے زیادہ حلال نہیں۔

(ابن ہشام جزو ثانی صفحہ 188)

3۔ ایک غزوہ میں مشرکین کے چند بچے لپیٹ میں آ کر ہلاک ہو گئے۔ آنحضرت ﷺ کو پتہ لگا تو فرمایا یہ کون لوگ ہیں؟ جنہوں نے معصوم بچوں کو بھی قتل کر ڈالا؟ ایک صحابی نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ وہ مشرکین کے بچے ہی تو تھے۔ فرمایا! مشرکین کے بچے بھی تمہاری طرح کے انسان ہیں اور بہترین انسان بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 24)

### 5۔ غیروں سے معاہدات کی پابندی

صلح حدیبیہ کا معاہدہ جہاں اور کئی روشن پہلوؤں کا حامل ہے۔ وہیں آنحضرت ﷺ کے غیروں سے معاہدات کے احترام کی ایک حیرت انگیز مثال ہے۔

واقعات کے مطابق صلح حدیبیہ کے موقع پر شرائط طے پا گئی تھیں گو ابھی معاہدہ لکھا نہ گیا تھا۔ کفار کے نمائندے سہیل بن عمرو کا اپنا بیٹا مکہ میں مسلمان ہونے کے جرم میں قید و بند جھیل رہا تھا۔ مسلمانوں کے حدیبیہ پہنچنے کی خبر سن کر حضرت ابوجندلؓ گرتے پڑتے اس حال میں وہاں آن پہنچے کہ پاؤں میں بیڑیاں تھیں اور جسم پر زخموں کے نشان۔ آ کر پناہ کے طالب ہوئے۔ مسلمانوں کی ہمدردیاں ان کے ساتھ تھیں۔ لیکن سہیل معترض ہوا اور کہا کہ معاہدہ طے پا چکا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس سے اتفاق کیا۔ اس پر حضرت ابوجندلؓ نے عرض کیا: کیا آپ مجھے پھر ان کافروں کے حوالے کر دیں گے، جنہوں نے مجھے اتنی تکلیفیں پہنچائی ہیں اور ظلم کئے ہیں؟

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ابوجندل! صبر کرو اللہ تمہارے اور دیگر مظلوموں کے لئے کوئی راستہ پیدا کر دے گا۔ اب صلح ہو چکی ہے اور ہم ان لوگوں سے اپنا عہد نہیں توڑ سکتے۔

(سیرت ابن ہشام اردو جلد دوم صفحہ 378 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

### 6۔ دوسروں کے مذہبی جذبات کا احترام

آنحضرت ﷺ غیر مسلموں کے مذہبی جذبات کا بہت احترام فرماتے اور حتی الامکان ان کی دل شکنی سے احتراز فرماتے۔ ایسے چند واقعات درج ذیل ہیں:

**i۔ معاہدہ صلح حدیبیہ:**

1۔ معاہدہ لکھا جانے لگا تو ابتداءً فرمایا لکھو!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سہیل بن عمرو نے کہا: یہ رحمان کا لفظ کیسا ہے ہم اسے نہیں جانتے اس طرح لکھا جائے جس طرح عرب لکھتے ہیں: بِاسْمِكَ اَللّٰهُمَّ

آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں

2۔ پھر فرمایا۔ یہ وہ معاہدہ ہے جو محمد رسول اللہ نے کیا ہے

سہیل نے جھٹ اعتراض کیا اور کہا: رسول اللہ کا لفظ ہم نہیں لکھنے دیں گے۔ محمد بن عبداللہ لکھو۔

یہ لفظ لکھا جا چکا تھا۔ فرمایا: کاٹ دو

حضرت علیؓ نے جو معاہدہ لکھ رہے تھے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں تو آپ کے نام کے ساتھ یہ لفظ کبھی نہیں مٹاؤں گا۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے نشاندہی کروا کر یہ لفظ خود کاٹ دیئے۔

(بخاری کتاب المغازی)

**ii۔ دوسروں کے جذبات کے احترام میں مقام کے اظہار میں کمی:**

ایک دفعہ ایک صحابی نے کسی یہودی کے سامنے آنحضرت ﷺ کی حضرت موسیٰؑ پر ایسے رنگ میں فضیلت بیان کی جس سے اس یہودی کو صدمہ پہنچا تو آنحضرت ﷺ نے ہدایت فرمائی کہ ٹھیک ہے میں افضل الانبیاء اور خاتم النبیّین ہوں لیکن دوسروں کی دلداری کی خاطر میرے حق کے باوجود لَا تُخَيِّرُ و نِيْ عَلٰى مُوْسٰى (بخاری کتاب التفسیر سورہ اعراف) یعنی مجھے موسیٰؑ پر فضیلت نہ دیا کرو۔

**iii۔ حضرت یونسؑ کو اپنا بھائی کہنا:**

دوسروں کے جذبات کے احترام کی خاطر ایک اور موقع پر فرمایا:

مجھے یونس بن متیٰ پر فضیلت نہ دیا کرو۔

(بخاری)

پھر طائف سے واپسی پر نینوا کے عیسائی غلام عدّاس کے سامنے بھی حضرت یونسؑ کو اپنا بھائی قرار دیا۔

(ابن ہشام و طبری بحوالہ سیرت خاتم النبیّین ﷺ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب صفحہ 183)

**iv۔ زبانی اظہار اسلام کو کافی جاننا:**

مذہبی جذبات کے احترام کا ایک انتہائی اعلیٰ رخ آپ ﷺ کا یہ اسوہ تھا کہ آپ فرد کے اپنے عقیدہ کے اظہار کو حتمی جانتے اور اس بات کو سخت ناپسند فرماتے کہ کسی عقیدہ کے اظہار پر اس بناء پر شک کیا جائے کہ یہ کسی اور غرض کے تحت ہے اور اظہار کرنے والے کے دل میں کچھ اور ہے۔

ایک لڑائی میں حضرت اسامہ بن زیدؓ نے ایک کافر کو باوجود یہ کہنے کے کہ میں مسلمان ہوتا ہوں، قتل کر دیا۔ یہ واقعہ جب آپ ﷺ کے سامنے ذکر ہوا تو آپ ﷺ حضرت اسامہؓ پر سخت ناراض ہوئے اور ان کے اس عذر پر کہ وہ شخص دل سے مسلمان نہ ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے تکرار سے فرمایا کیا تم نے اس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا۔ آپ کی ناراضگی اس قدر تھی کہ حضرت اسامہؓ نے تمنا کی کہ کاش میں اس واقعہ سے پہلے مسلمان ہی نہ ہوا ہوتا۔

(مسلم کتاب الایمان)

### 7۔ مسجد نبوی ﷺ کا غیر مسلموں کے لئے کھلا رکھنا

مذہبی رواداری کا ایک اور حسین پہلو آنحضور ﷺ کا اپنی مسجد کو غیر مسلموں کے لئے کھلا رکھنا تھا۔ جیسا کہ درج ذیل دو واقعات سے ظاہر ہے:

**i۔ نجران کے عیسائی:** فتح مکہ کے بعد دس ہجری میں نجران کے عیسائیوں کا 60 افراد پر مشتمل ایک وفد مدینہ آیا۔ دوران گفتگو ان کی نماز کا وقت آ گیا۔ آنحضرت ﷺ نے ان کو مسجد میں اپنے طریق کے مطابق عبادت کی اجازت دی۔ چنانچہ عیسائیوں نے مسجد نبوی ﷺ میں مشرق کی طرف منہ کر کے عبادت کی۔ (زرقانی جلد 2 صفحہ نمبر 135)

**ii۔ طائف کا مشرک سردار:** فتح مکہ کے بعد طائف سے بنو ثقیف کے مشرکین کا ایک وفد آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کی سربراہی عبد یالیل نامی وہی سردار کر رہا تھا۔ جس نے آنحضرت ﷺ کے سفر طائف کے دوران آپ کو انتہائی دکھ دیا تھا۔ اس وفد کے قیام کے لئے رسول اللہ ﷺ نے مسجد نبوی میں خیمے نصب کروائے۔ بعض صحابہ نے یہ بھی کہا کہ: آپ ان کو مسجد میں ٹھہراتے ہیں حالانکہ وہ مشرک ہیں اور مشرک نجس ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ارشاد الٰہی دلوں کی گندگی کے لئے ہے اور شرک کی نجاست خدا کی زمین کو ناپاک نہیں کیا کرتی۔

(احکام القرآن جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 109 بحوالہ اسلام اور غیر مسلم رعایا از ملک سیف الرحمٰن صاحب صفحہ 23)

### 8۔ بلا لحاظ عقیدہ باہمی تعاون

اختلاف عقیدہ کے ساتھ باہم تعاون کی سب سے اعلیٰ مثال وہ میثاق مدینہ ہے جو آنحضرت ﷺ نے مدینہ کی پہلی مسلم حکومت کے آئین کے طور پر منظور فرمایا اور جس کے فریق، مسلمان، یہود اور مشرکین تھے۔ اس معاہدے میں غیر مذاہب کے لوگوں کو مسلمانوں کے ساتھ ایک قوم قرار دیا گیا اور سب کو اپنے عقائد پر رہنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی آزادی کا حق تسلیم کیا گیا۔ چند شقیں درج ذیل ہیں:

i۔ تمام مذاہب کے لوگ اور تمام اقوام و قبائل ایک امت مانی جائیں گی۔

ii۔ کسی فریق کی جنگ کی صورت میں مسلمان غیر مسلموں کی مدد کریں گے اور غیر مسلم مسلمانوں کی اعانت کریں گے۔

iii۔ یہود کے تعلقات جن قوموں سے دوستانہ ہوں گے ان کے حقوق مسلمانوں کی نظر میں یہود کے برابر ہوں گے۔

(سیرت ابن ہشام اردو جلد اول صفحہ نمبر 439-442 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

## 9۔حیرت انگیز مذہبی آزادی کا قیام

آنخضرت ﷺ نے حیرت انگیز مذہبی آزادی کو قائم فرمایا۔ اس آزادی کے تین تابناک رخ درج ذیل ہیں۔

**i۔اپنے دین پر قائم رہنے کی آزادی:**

دین حق میں جبر نہیں اس لئے آپ ﷺ کی زندگی میں جہاں بھی غلبہ ہوا۔ وہاں رہنے والے غیر مسلموں کو اپنے مذہب پر قائم رہنے کی مکمل آزادی دی گئی جیسے:

1۔پہلی اسلامی ریاست مدینہ میں بسنے والے یہود و مشرکین

2۔خیبر کے یہودی

3۔فتح مکہ کے بعد وہاں کے مشرکین سب کو مکمل مذہبی آزادی دی

نجران کے عیسائیوں سے جو معاہدہ ہوا اس میں انہیں مکمل مذہبی آزادی دی گئی۔اس میں منجملہ اور باتوں کے لکھا گیا:

مسلمان ان کی عبادت گاہوں کی حفاظت کریں گے۔ان کا کوئی گرجا گرایا نہیں جائے گا۔ نہ ہی کسی اسقف یا کسی پادری کو بے دخل کیا جائے گا۔ اور نہ ہی ان کے حقوق میں کوئی تبدیلی یا کمی بیشی ہوگی۔ نہ انہیں ان کے دین سے ہٹایا جائے گا اور ان پر کوئی ظلم یا زیادتی نہیں ہوگی۔

(ابوداؤد کتاب الخراج)

**ii۔بلاشرط ایمان عام معافی:**

فتح مکہ کے موقع پر بلاشرط ایمان مخالفین کو عام معافی دی گئی۔ان معافی پانے والوں میں دین حق کے کئی بڑے بڑے دشمن بھی شامل تھے جیسے:

ابوسفیان، ہندہ، عکرمہ، حضرت حمزہؓ کا قاتل وحشی اور آپ ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینبؓ کا قاتل ہبار بن اسود

**iii۔مسلمان نہ ہونے کے اعلانیہ اظہار کے باوجود دشمن کو معافی:**

مشرک سردار صفوان بن امیّہ نے جنگ بدر کے بعد عمیر بن وہب کو زہر میں بجھی تلوار کے ساتھ آنخضرت ﷺ کو نشانہ بنانے کے لئے مدینہ بھیجا۔ فتح مکہ کے بعد بھاگ کر جدّہ چلا گیا۔ اس کے چچازاد نے امان کی درخواست کی۔ آنخضرت ﷺ نے امان دی اور اپنا عمامہ بطور نشانی عطا فرمایا۔ جس پر صفوان لوٹ آیا۔ لیکن بجائے ایمان لانے کے یہ کہا:

میں تمہارا دین ابھی قبول نہیں کروں گا مجھے دو مہینے کی مہلت دو

آپ ﷺ نے جواباً فرمایا: دو نہیں تم چار مہینہ لے لو

یوں یہ ایک دشمن کو ایمان نہ لانے کے اعلانیہ اظہار کے باوجود معافی تھی۔

(سیرت حلبیہ اردو جلد سوم نصف اول صفحہ 286-287 مطبوعہ دارالاشاعت کراچی 1999ء)

## حاصل کلام

آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی مذہبی رواداری کی یہ حیرت انگیز تعلیم اور اس کے مطابق آپ ﷺ کا روشن اسوہ حسنہ، تنگ نظری، تعصب اور انسانی بھائی چارے کو کچلنے والے تمام محرکات کی مؤثر نفی کرتا ہے۔اور یوں یہ انسانیت پر آپ ﷺ کا ایک عظیم احسان ہے۔ جس کا احساس کر کے ہر دل آپ ﷺ کی محبت سے بھر جاتا ہے اور زبانوں پر بے اختیار یہ الفاظ آجاتے ہیں۔

آج ہر طرف تعصب اور تنگ نظری کے اندھیرے پھیلے ہوئے ہیں۔ جنہیں روشنی میں بدلنے کی ضرورت ہے کہ آنخضرت ﷺ کے اس مبارک اسوہ کا خوب پرچار کیا جائے تا لوگوں کے علم میں آئے کہ قرآنی تعلیم کی رو سے ہر شخص کو ہر قسم کی مذہبی آزادی حاصل ہے اور تمام مذاہب کے بانی اور پیشوا عزت اور احترام کے مستحق ہیں اور باہمی اچھے تمدنی اور معاشرتی تعلقات کے قیام اور معاملات کے کرنے میں مذہبی عقیدہ کا فرق بے تعلق بات ہے۔

---

(ماخوذ)

# صفائی کی اہمیت اور افادیت

## بیماریاں پھیلنے کی وجوہات اور ان سے بچاؤ کی تدابیر

انسانیت ایک طرف سیلاب، زلزلے، سونامی، مٹی کے سرکتے تودوں اور بھڑکتی آگ جیسی قدرتی آفات کا شکار ہے، کوئی دن ایسا نہیں جاتا کہ کہیں موت کا رقص نہ ہوتا ہو۔ اٹھارہ کروڑ لوگوں کے اس جم غفیر میں، جہاں پانچ کروڑ لوگ خط غربت سے نیچے زندگی بسر کر رہے ہوں، ہزار میں سے 65 بچے نوزائیدگی ہی میں ہی موت کا شکار ہو جاتے ہوں، جہاں ایک لاکھ میں سے 270 مائیں دوران زچگی ہی موت کے منہ میں چلی جائیں۔ 1 ہزار 218 افراد کے لئے ایک ڈاکٹر، 17 ہزار 302 افراد کے لئے ایک دندان ساز، 2 ہزار 452 افراد کے لئے ایک نرس اور ساڑھے چودہ ہزار افراد کے لئے صرف ایک سپیشلسٹ ڈاکٹر موجود ہو۔ جس ملک کی آبادی کا دو فی صد نابینا ہو، جہاں 47 فی صد بچوں کو چھ بیماریوں سے بچاؤ کے حفاظتی ٹیکے ہی نہ لگوائے جاتے ہوں، ہیپاٹائٹس کی ویکسی نیشن کا کوئی عالمی معیار نہ ہو، جہاں پانچ سال سے کم عمر بچوں میں سالانہ ایک لاکھ نمونیا، ایک لاکھ ڈائریا اور 85 ہزار حفاظتی ویکسی نیشن نہ لینے کے سبب ہلاک ہو جاتے ہوں، جہاں صحت کا بجٹ جی ڈی پی کا 0.54 فی صد ہو، تو یقینی بات ہے کہ اس ملک کے ہسپتالوں اور اور قبرستانوں میں جم غفیر ہی ہوگا، بچوں کے کھلونوں کی دکانیں ویران اور سفید لٹھے کی دکانوں پر رش ہوگا۔

اگرچہ جراثیم سے بچاؤ اور مزاحمت کوئی نیا مسئلہ نہیں، لیکن یہ مسئلہ عالمی سطح پر اب خطرناک صورت اختیار کر رہا ہے۔اس سے بچاؤ کے لئے فوری اور ان تھک کوششیں ضروری ہیں۔ جراثیم کش مدافعت، دراصل ایک دوا کی طرح ہے۔ یہ اس وقت قابل عمل ہوتی ہے، جب بیکٹیریا، وائرس، فنجی اور طفیلیے (پیراسائٹس) ایسے مائیکرو آرگنزم سے ہونے والے انفیکشنز پر ادویہ غیر مؤثر ہو جائیں۔ کبھی کبھی یہ مائیکرو آرگنزم سپر برگ کا روپ دھار لیتے ہیں اور صورت حال اس وقت بڑی تشویش ناک ہو جاتی ہے، جب ایسے مدافعتی انفیکشنز موت کا موجب بنتے ہیں۔ دنیا بھر میں روزانہ 26 ہزار بچے اور سالانہ 97 لاکھ بچے ان بیماریوں کی وجہ سے موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں، جن کا علاج ممکن ہے یا جن سے بچا جا سکتا ہے۔ پاکستانی بچوں میں یہ تعداد سالانہ چار لاکھ پچاس ہزار سے زیادہ ہو چلی ہے۔ ان بیماریوں کا موجب بننے والے جراثیم سانس یا غذا کے ذریعے پیٹ میں داخل ہوتے ہیں اور خون میں سرایت کر جاتے ہیں، پھر ان کا زہر جسم کے کسی نہ کسی حصے کو ناکارہ بنا کر مہلک اثرات (معذوری یا موت) کی شکل میں سامنے آتا ہے۔ ترقی پذیر ممالک میں یہ بیماریاں زیادہ اثر انداز ہوتی ہیں، البتہ ترقی یافتہ ممالک، ان سے بچاؤ کی تمام ممکنہ تدابیر اختیار کر کے اپنے شہریوں کو محفوظ بنا لیتے ہیں۔ صحت کے عالمی اصولوں کی پابندی میں پاکستان دیگر ترقی پذیر ممالک کی نسبت بہت پیچھے ہے۔ پاکستان کو بچوں کی صحت اور بہتری کے لئے اہم اقدامات کرنے کے اہداف دیئے گئے ہیں۔ جن میں بچوں کی اموات کی شرح پر قابو پانا اور بیماریوں کی روک تھام جیسے عوامل شامل ہے۔ عالمی اداروں کی طرف سے 2015ء تک ان اہداف کا حصول لازمی ہے، یہاں صحت اور صفائی کی ناقص صورت حال سے وسیع پیمانے پر جراثیم کا پھیلاؤ مختلف بیماریوں کا موجب بن رہا ہے۔ امراض میں مبتلا ماؤں کے ہاں، بچے نسبتاً کمزور پیدا ہوتے ہیں اور پھر وہ مہلک بیماریوں میں جکڑے رہتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ پاکستان میں بچوں کی اموات کی شرح زیادہ ہے۔ دنیا بھر سے پولیو کا تقریباً خاتمہ ہو گیا لیکن ہمارے لئے باعث شرم ہے کہ یہاں شرح کم ہونے کی بجائے بڑھ رہی ہے۔ صحت مند معاشروں اور قوموں میں حفظان صحت اور صفائی کے آئیڈیل اصول لاگو ہیں، جب کہ ہم ان سے آنکھیں چُرا کر، ان بیماریوں کی پرورش کر رہے ہیں، جن سے کئی قیمتی جانیں ضائع ہو رہی ہیں۔ پاکستان میں بچوں کی اموات کی ایک بڑی وجوہ، ملیریا بھی ہے۔ ملیریا اور ڈینگی فیور مچھروں کے کاٹنے سے پھیلتا ہے اور مچھروں کی افزائش کی بڑی وجہ آلودہ ماحول اور ناصاف پانی ہے۔ پاکستان میں ایک لاکھ سے زیادہ بچے ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں، جو انسان کی وجہ سے پھیلتی ہیں۔ ان بیماریوں میں سرفہرست نمونیا ہے۔ ہوا کی آلودگی سے بچاؤ نہ ہو تو بیماریوں کی شرح میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ بچوں میں اموات کی دوسری وجہ ڈائریا ہے۔ اس میں بھی تقریباً ایک لاکھ بچے موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ڈائریا آلودہ ہاتھوں، ناقص غذا یا غذا کے ٹھیک طور پر نہ پکنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ناقص غذا اور ہاتھوں کی صفائی نہ ہونے سے پیٹ اور آنتوں کی بیماریوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ نیز، نوزائید بچوں میں اموات کی شرح کا زیادہ ہونا انفیکشن اور جراثیم ہی کی وجہ سے ہے۔

ان بیماریوں کے پھیلاؤ کی چار وجوہ میں، سرفہرست آلودہ پانی ہے۔ گندے پانی میں بیکٹیریا اور وائرس جیسے کئی جراثیم ہوتے ہیں۔ اس پانی کے استعمال سے ٹائی فائیڈ، ہیپاٹائٹس اور ڈائریا ہو جاتا ہے، جن میں مبتلا ہو کر بچے بیمار اور لاغر ہو جاتے ہیں۔ ترقی پذیر ممالک میں صاف پانی کا حصول مشکل ہے، اس کے علاوہ شعور اور تعلیم کی کمی بھی

Am
198

صاف پانی کا حصول مشکل بنا دیتی ہے۔ بیماریوں کے پھیلاؤ کی دوسری وجوہ میں، ہاتھوں کی صفائی کا نہ ہونا شامل ہے۔ ہاتھوں کی ناقص صفائی سے کئی بیماریاں، بالخصوص پیٹ کی بیماریاں ہوتی ہیں۔ ہاتھوں کی صفائی کے لئے صاف پانی کے ساتھ ساتھ تعلیم اور شعور کا ہونا بھی ضروی ہے۔ تازہ اور صاف پانی میسر نہ ہو تو ہاتھوں کی صفائی مشکل ہے۔ کھانا تیار کرنے اور تناول کرنے سے قبل ہاتھوں کی صفائی یقینی بنائیں اور رفع حاجت کے بعد بھی ہاتھوں کو صابن سے اچھی طرح دھولیں۔ ہمارے مذہب میں صفائی کو نصف ایمان کا درجہ دیا گیا ہے۔ کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کی تاکید اور وضو میں انسانی صحت کا لازوال راز چھپا ہے۔

ماحولیاتی آلودگی، بیماریوں کے پھیلاؤ کی تیسری بڑی وجہ ہے۔ گھر کے اندرونی اور بیرونی ماحول میں صفائی نہ ہونے سے سانس اور پیٹ کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ گھر کی صفائی کے لئے پانی ضروری ہے۔ گھر کا ہوا دار ہونا اور یکسوئی سے صفائی کرنا آلودگی سے بچاتا ہے۔ گھر میں باورچی خانہ بھی آلودگی کی بڑی وجہ ہے۔ پرانے وقتوں یا دیہی زندگی میں باورچی خانہ گھر کے دیگر کمروں سے دور ہوتا تھا۔ اس میں استعمال ہونے والا ایندھن، ماحول کو آلودہ کرنے کا باعث نہ بنتا، لیکن نئے طرز زندگی میں، فلیٹس نے گھروں کو ڈربوں میں تبدیل کر دیا ہے اور باورچی خانے کا، دیگر کمروں سے الگ ہونے کا تصور بھی ختم ہو گیا ہے۔ دیہی علاقوں میں لوگ، ایندھن میں گوبر، لکڑی، کوئلے، تیل اور گیس کا استعمال کرتے ہیں۔ سب سے سستا لیکن نقصان دہ ایندھن سوکھا گوبر اور سب سے صاف ذریعہ گیس ہے۔ گوبر کے دھوئیں سے سانس کے امراض اور دیگر کئی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ کئی گھروں میں باورچی خانہ علیحدہ ہونے کے باوجود، اسی جگہ کھانا تیار اور سرو کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک ہی وقت میں ایندھن جلانے سے دو کام لئے جاتے ہیں، ایک سردی سے بچنے کے لئے اور دوسرا کھانا تیار کرنے کا۔ اس طریقۂ بود و باش سے ماحول آلودہ ہوتا ہے اور بچوں میں سانس کی بیماریاں جنم لیتی ہیں۔ گھروں میں کیڑے مکوڑے ختم کرنے کے لئے مختلف قسم کے سپرے کا استعمال بھی صحت کو نقصان پہنچاتا ہے۔ ان ادویہ اور سپریز کے کیمیکل سے ماحولیاتی آلودگی پیدا ہوتی ہے۔ تمباکو نوشی بھی ماحول کو آلودہ کرنے کی ایک وجہ ہے۔ ایک سگریٹ کے دھوئیں سے چار ہزار سے زیادہ زہریلے مادے خارج ہو کر ماحول کو آلودہ کرتے ہیں۔

دیہات میں مرد و خواتین حقہ پیتے ہیں، جس سے ماحول آلودہ ہوتا ہے۔ گاڑیوں کا دھواں بھی ہمارے ماحول کو آلودہ کرتا ہے۔ اسی طرح، رہائشی علاقوں میں صحت مندانہ طور طریقے نہیں اپنائے جاتے۔ گھروں کے باہر کچرا پھینکنا معمول ہے، جسے معیوب خیال نہیں کیا جاتا۔ مغربی ممالک نے متعدد امور آبادی سے باہر کمرشل علاقوں تک مخصوص کردیے ہیں۔ رہائشی علاقوں میں رنگ ریز، ویلڈرز اور آٹو سروسز کی دکانیں عام ہیں۔ ان سے سانس اور جلد کی بیماریاں پھیلتی ہیں، پھر رہائشی علاقوں کے نواح میں ٹھہرے پانی میں بچوں کا کھیلنا اور نہانا بھی بیماریوں کا باعث بنتا ہے۔ دیہی اور شہری علاقوں میں کچرے کا نظام درہم برہم ہے، جس کی وجہ سے بیماریاں پھیل رہی ہیں۔

بیماریوں کے پھیلاؤ کی ایک اہم وجہ غذائی قلت اور غیر صحت مند غذا کا استعمال ہے۔ غذائی مقدار اور کیلوریز کی کمی سے جسم کی نشو و نما رُک جاتی ہے اور کم کیلوریز کی وجہ غربت ہے۔ دنیا بھر میں لوگ اپنی آمدن کا 70 فی صد غذائی ضروریات پر خرچ کرتے ہیں، جن میں خط غربت سے نیچے رہنے والے لوگ بھی شامل ہیں۔ سالانہ تقریباً 55 فی صد بچے غذائی قلت اور کیلوریز کی کمی کا شکار ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر غذاؤں میں وٹامن اے، وٹامن ڈی، آئیوڈین اور فولاد کی کمی سے بیماریاں جسم کو نشان بناتی ہیں۔ ان کی کمی سے جسم کا مدافعتی نظام کمزور ہو جاتا ہے۔

بیماریوں سے بچاؤ کے طریقوں میں، سادہ طرز زندگی اختیار کرنا، صحت کے بتائے ہوئے بنیادی اصولوں پر سختی سے کار بند رہنا، مذہبی اصولوں پر عمل کرنا، ماحول کو آلودگی سے بچانے کے لئے گھروں کو ہوا دار بنانا، کمیونٹی میں صفائی کا نظام قائم کرنا، بہتر اور متوازن غذا لینا، ہاتھ دھونا، صاف پانی کی لوگوں تک محفوظ طریقے سے منتقلی، ناصاف پینے کا پانی اُبالنا اور دیگر استعمال کے پانی کو الگ رکھنا نہایت اہم ہیں۔ اگر ہم سب مل کر صفائی کا خیال رکھیں تو ان بیماریوں سے بچ سکتے ہیں۔ ماں کا دودھ بچوں کی بیماریوں سے بچاؤ کے لئے بہترین نسخہ ہے، یہ غذائیت سے بھرپور مکمل غذا ہے، جو قدرتی مدافعتی نظام کا حامل ہے۔ پیدائش سے چھ ماہ تک بچے کو صرف ماں کا دودھ ہی پلائیں۔ اس دوران بچے کو دیگر کسی غذا یا فیڈر پر نہیں لانا چاہئے اور چھ ماہ کے بعد ہی اس کی متوازن غذا کا آغاز کرنا چاہئے۔ چھ ماہ کے بعد ماں کے دودھ کو ساتھ غذا کے طور پر استعمال کرایا جا سکتا ہے۔ لوگوں میں ایک غلط فہمی یہ بھی ہے کہ اس عمر میں بچہ (بغیر دانت) ٹھوس غذا نہیں کھا سکتا اور یہ کہ اس کا پیٹ کمزور اور نرم ہوتا ہے، اس لئے ٹھوس غذا ہضم نہیں کر سکتا، چنانچہ بچے کو پھل، سبزی اور گوشت سے دور کر دیا جاتا ہے، حالانکہ اسے پھل، سبزیاں، گوشت اور دیگر اناج بھی کھلانا چاہئے، مگر اس بات کا خیال رہے کہ غذا نرم کر کے کھلائی جائے۔ والدین کی اکثریت، لاڈ پیار میں، بچوں کو پیکٹ والے مشروب، رنگ برنگی ٹافیاں، چاکلیٹس اور طرح طرح کی دیگر بازاری اشیاء کھلاتی پلاتی رہتی ہیں۔ ان کے استعمال سے، ان میں موجود کیمیکل بچوں کے جسمانی افعال پر برے اثرات مرتب کرتے ہیں۔ ان اشیاء میں معدنیات نہیں ہوتیں، جن کی جسم کو سخت ضرورت ہوتی ہے، مگر ان کے کھانے سے بچے کی بھوک ختم ہو جاتی ہے، نتیجتاً اس کا مدافعتی نظام کمزور ہو جاتا ہے، پھر یہ کہ بچوں کو ویکسی نیشن لازمی کروانی چاہئے اور بچاؤ کے ٹیکوں کا کورس ہر صورت، مکمل ہونا چاہئے۔ ان ٹیکوں سے بچوں کو کئی متعدی بیماریوں سے بچایا جا سکتا ہے۔ طبی سائنس کے طریق سے آج تقریباً ہر بیماری کا علاج ممکن ہے اور ان سے بچاؤ ممکن بنا کر ہی 9.7 ملین قیمتی جانوں کو بچایا جا سکتا ہے۔

(جنگ سنڈے میگزین 3/اپریل 2011 ص 10)

ا۔ رفیع

# یہ زخم تو یونہی سر راہ کھلے ہیں

## شہید کی بیوہ کی قربانیاں اور رحمت ازل کے بے شمار افضال

کہا گیا کہ انٹرویو لیں جان قربان کرنے والوں کی بیوگان کا، محنت کش خواتین کا، مربیان کی بیویوں کا۔ دیکھا تو ان گنت کہانیاں سجائے ہوئے ایک چہرہ میرے سامنے آ گیا، ایسی خاتون کا چہرہ جو مجسمہ ایثار، چٹان جیسے مضبوط ارادوں کی مالک عزم و ہمت کی حامل، صبر و رضا کی پیکر ہے، ان کے جھریوں بھرے مضبوط ہاتھ، ان کی ساری عمر کی محنت مشقت کی داستان سنا رہے تھے۔ یہ جان قربان کرنے والے کی بیوہ، انتہائی محنتی، قابل احترام خاتون محترمہ مریم سلطانہ ہیں۔ جنہوں نے انتہائی نامساعد حالات میں کبھی ہمت و حوصلہ نہ ہارا بلکہ مستقل مزاجی اور آہنی ارادوں سے ان کا مقابلہ کیا ساری زندگی رزق حلال کمایا۔ اس کے بچوں کو دنیا کے سرد و گرم سے بچا کر مرغی کی طرح اپنے پروں تلے رکھا، فخر سے سر اٹھا کر جینے کے قابل بنایا، کبھی کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلایا اور اپنی اولاد کو بھی یہی نصیحت کی۔

جان قربان کرنے والے کی بیوہ اور محنت کش خاتون تو وہ ہیں ہی۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کو ایسے داعی الی اللہ کی بیوی ہونے کا شرف بھی حاصل رہا ہے جو مولوی فاضل تھے اور دعوت حق میں پیش پیش۔ جن کو اسی ''جرم'' کی پاداش میں گولی ماردی گئی۔

پٹھانوں کے ایسے علاقے میں دعوت الی اللہ کرنا جو روایتوں کے لحاظ سے سخت ترین علاقہ ہے بہت مشکل کام تھا مگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو توفیق دیتا چلا گیا۔ ہمارے سوالوں کے جواب میں محترمہ مریم سلطانہ نے بتایا کہ ان کے والد کا نام عنایت اللہ افغان تھا۔ ان کے شوہر ڈاکٹر محمد احمد ابن خان میر خان باڈی گارڈ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تھے۔ اس وقت ان کی عمر 72 برس ہے اور ان کی شادی جنوری 1949ء میں لاہور میں ہوئی۔ شادی کے آٹھویں برس 24 سال کی عمر میں 4 بچوں کے ساتھ بیوہ ہو گئیں۔ 29 جون 1957ء کو ان کے شوہر کو گولی ماردی گئی۔

الفضل 3 جولائی 1957ء میں ان کی وفات کی خبر چھپی اور حضور پُرنور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جلسہ سالانہ 30 جولائی 1994ء کے خطاب ''احمدی خواتین کی قربانیوں کی دل گداز داستان میں ان کا ذکر فرمایا وہ اپنے شوہر کی وفات کا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ میرے شوہر ٹل ضلع کوہاٹ میں عرصہ چار، پانچ سال سے پریکٹس کرتے تھے جو مریض بھی ان کے پاس آتے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ شفایاب ہوتے ان کو احمدیت کا تعارف کرواتے، دعوت حق دیتے، خدا تعالیٰ کے فضل سے مالی حالات بہت بہتر تھے۔ مقامی لوگ اور ملازمین عزت کی نگاہ سے دیکھتے زندگی پرسکون گزر رہی تھی کہ قریبی گاؤں المارہ میں مخالفت شروع ہو گئی ڈاکٹر صاحب کو اس کا علم نہ ہو سکا ایک روز ایک آدمی تانگہ پر آیا اور کہا کہ مریض سخت تکلیف میں ہے ہمارے ساتھ چلیں تقدیر کے فیصلے سے بے خبر ڈاکٹر صاحب بشرط زندگی واپسی کا کہہ کر چل دیئے۔ دوپہر تک واپسی نہ ہوئی تو فکر ہوئی سہ پہر کو بازار میں شور اٹھا معلوم ہوا کہ ڈاکٹر صاحب کی وفات کی روح فرسا خبر شہر والوں کو (وہاں کے دستور کے مطابق) ڈھنڈورا پیٹ کر دی جا رہی تھی۔

معلوم ہوا کہ ڈاکٹر صاحب المارہ گاؤں کے علاقہ وزیری پہنچے تھے کہ سڑک سے اتار کر ان کو گولی ماردی گئی۔ اردگرد تین چار لوگوں کا پہرہ لگا دیا کہ کوئی ان کی مدد کو نہ پہنچے۔ اب لاش منگوانے کا مرحلہ آیا ان لوگوں کا لاش دینے کا کوئی ارادہ نہیں تھا شہر کے سرکردہ لوگوں نے تعاون کیا اور میت گھر

لے آئے۔ میں کبھی شوہر کی خون میں لت پت لاش دیکھتی اور کبھی چار معصوم روتے بلکتے بچوں کو، فیصلہ نہ کر پاتی کہ کیا کروں کوئی غمگسار نہیں، کوئی اپنا نہیں، کوئی دلاسہ دینے والا نہیں، کوئی مشورہ دینے والا نہیں، میں اکیلی عورت جہاں غیر مردوں سے بات کرنا بھی غیرت کا مسئلہ بن جاتا ہے کیا کرتی۔ آخر کو فیصلہ کرلیا کہ چاہے جان چلی جائے مگر میں جان قربان کرنے والے موصی کو اس کے مقام تک پہنچاؤں گی میں نے ان کو کہا کہ میں اس گندی زمین پر دفن نہیں کروں گی کچھ بھی ہو جائے میں ان کو ہر صورت میں لے کر جاؤں گی۔ گاؤں والوں نے جرأت کا یہ بیباک مظاہرہ دیکھا تو لاش لے جانے کی اجازت دے دی۔ اور ساتھ دوسرے انتظامات میں بھی مدد کی۔ میں غم کی ماری ہوئی۔ خوفزدہ عورت، چار ڈرے سہمے بچے اور سارا علاقہ غیروں کا خدا تعالیٰ کا فضل اور دعائیں مانگتے ہوئے وہاں سے بذریعہ ٹرک روانہ ہوئے۔ جہاں تک علاقہ غیر تھا سارا راستہ خوف میں گزرا کہ اب گولی آئی کہ اب گولی آئی......

اللہ تعالیٰ نے مدد کی پہلے ''کوہاٹ'' اور وہاں سے نخلہ جابہ پہنچے جہاں ان دنوں حضور کی رہائش تھی۔ پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی مرحوم کو خراج تحسین پیش کیا وہاں سے میت ربوہ لائے اور یہاں بہشتی مقبرہ میں ان کو سپرد خاک کردیا گیا۔

شوہر کے قتل کے بعد اپنے خسر خان میر خان صاحب کے ساتھ جا کرٹل میں قاتل کی کھوج کا فیصلہ کیا وہاں گئی تو ہر چیز لٹ چکی تھی۔ لوگ مال غنیمت سمجھ کر سب کچھ لوٹ کر لے گئے وہاں کے سرکردہ لوگوں سے قاتل کی کھوج کے لئے مدد مانگی مگر وہاں تو سب کچھ ایک سازش کے تحت ہوا تھا کون مدد کرتا علاقہ غیر میں قتل ہوا تھا گورنمنٹ کچھ نہیں کرسکی معاملہ جرگہ میں پیش کیا جرگہ نے فیصلہ دے دیا کہ وہ ایک کافر اور قادیانی تھا اس لئے واجب القتل تھا اس طرح اس مظلوم کا قتل جائز قرار پایا جرگہ نے چھوڑ دیا لیکن خدا تعالیٰ کی گرفت سے نہ بچ سکے قاتل اور اس کا ایک ساتھی پاگل ہوگئے نیم برہنہ حالت میں گلیوں اور اس کے مکینوں نے ان کو عذاب میں مبتلا دیکھا۔ اس اندھیر نگری کے تیسرے ساتھی پر بیوی اور بھتیجے کے قتل کا مقدمہ ہوا اور جو بلا کر لے گیا تھا وہ بھائی کے ہاتھوں بیوی بچوں سمیت قتل ہوگیا۔ ساری بستی میں سرسامی بخار کی وباء پھیل گئی۔ اس طرح وہ سارے کیفر کردار کو پہنچے۔

بیوہ ہو جانے، لُٹ جانے کے علاوہ باری باری تین جوان بھائیوں کی موت کا صدمہ بھی میرے مقدر میں تھا۔ کوئی وسیلہ نہ رہا رشتہ داروں کی مالی حالت اس قابل نہ تھی کہ وہ میری مدد کرسکتے اس لئے میں نے حضرت چھوٹی آپا کی مدد سے فضل عمر سکول میں ملازمت کرلی۔ تقریباً تین سال وہاں کام کیا بیمار ہوگئی کام چھوڑنا پڑا گھر میں منیاری کا سامان کپڑے فروخت کرنے کے لئے رکھے۔ کپڑے سلائی کا کام شروع کیا۔ اس طرح بچوں کی روزی کا سامان کرتی رہی لیکن چار معصوم کا ساتھ، نہ خاوند کا آسراء، نہ بھائی کا سہارا، بیوگی، بیچارگی ماں باپ کی غموں کے بوجھ سے جھکی ہوئی کمریں، اور ان کی بھیگی ہوئی آنکھوں کی التجائیں، میں نے مجبور ہوکر دوسری شادی کے لئے حامی بھر لی۔ بیوگی کے چار سال بعد شادی ہوئی کچھ عرصہ بعد شوہر کی ملازمت چلی گئی، دوسرے شوہر میرے بچوں کا اخراجات اٹھانے سے قاصر، اس لئے مجھے خود ان بچوں کو پالنا تھا۔ سو میں نے چنیوٹ سے مڈوائف کورس کیا سند ملنے پر کام شروع کردیا اس طرح ساری زندگی اپنے بچوں کو رزق حلال کھلایا۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس کی بیوی اور اس کی اولاد کی حیثیت سے مجھ پر اور میری اولاد پر اللہ تعالیٰ کے بیشمار فضل اور احسانات ہیں یہ احساس کبھی نہ ہوا کہ یہ بچے یتیم ہیں۔ یہ اپنے اپنے گھروں میں خوش و خرم زندگی گزار رہے ہیں دینی اور دنیاوی دونوں لحاظ سے بہترین، ان کو اس طرح دیکھتی ہوں تو اپنے غم، اپنی محنت اور تمام زخموں کو بھول جاتی ہوں جو آج پھر کھل گئے ہیں۔

ان کی داستان ان کے چھلکتے ہوئے آنسوؤں اور میری نم آنکھوں کے ساتھ ختم ہوئی۔

یہ حوادث کا تسلسل یہ مصائب کا ہجوم
قابل قدر یہ ہمت ہے جئے جانے کی

جان قربان کرنے والوں کی قربانیاں رائیگاں نہیں جاتیں ان کے لواحقین کا اللہ تعالیٰ خود حامی و ناصر اور کفیل ہو جاتا ہے۔ یہ ہمیشہ دل کی دھڑکنوں میں زندہ رہتے ہیں اور زندہ قومیں ہمیشہ ان کو خراج تحسین پیش کرتی ہیں۔

یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ ہر قسم کی قربانیاں کرنے والے احمدیت کی خاطر مصائب و آلام برداشت کرنے والی ایسی مائیں، بہنیں اور بیٹیاں ہیں کہ موجودہ دور میں کوئی ان کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔

مکرم میاں محمد عبدالحق صاحب

# قرآن کی عظمت کے متعلق عیسائی دنیا کے خیالات

اسلام کے عالمگیر مذہب ہونے کی ایک بڑی دلیل یہ ہے کہ ہر زمانہ اور ہر ملک کے لوگ اس کے شرعی قوانین، مساوات باہمی اور فطری تعلیم کے معترف ہیں۔ یورپ کے بڑے بڑے فلاسفر اور تاریخ دان جب تنہائی میں بیٹھ کر اسلام اور بانی اسلام حضرت محمد عربی ﷺ کے حالات پر غور کرتے ہیں تو ان کے دل اس یقین سے لبریز ہو جاتے ہیں کہ فی الواقع آنحضرت ﷺ کی زندگی اس تعلیم کا ایک عملی نمونہ ہے جو اسلام پیش کرتا ہے اور جس پر عمل پیرا ہوکر قوموں کی داخلی اور خارجی مشکلات ختم ہوسکتی ہیں۔ ذیل میں ہم یورپ کے فلاسفر، مؤرخین اور ادباء کی اُن تحریرات کا ترجمہ نقل کرتے ہیں جن کو پڑھ کر ہر شخص بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے کہ قرآن پاک ہی وہ کتاب ہے جو انسانوں کے ذہنی ارتقاء کے لحاظ سے ایک مکمل شریعت ہے اور آنحضرت ﷺ ہی وہ نبی ہیں جن کی پیش کردہ تعلیم قابل عمل اور باعث نجات ہوسکتی ہے۔

1۔ ریورنڈ باسورتھ عیسائی مورخ لکھتا ہے۔

''نیرنگی اتفاق سے جو تاریخ میں اپنی مثال نہیں رکھتی۔ محمد (ﷺ) نے ایک ہی وقت میں تین چیزوں کی بنیاد ڈالی ہے۔ قوم کی، سلطنت کی اور مذہب کی اور ایک ایسا شخص ہوکر جو نہ لکھ سکتا تھا اور نہ پڑھ سکتا تھا آپ نے دنیا کو ایک ایسی کتاب دی ہے جو ایک ہی وقت میں نظم میں بھی ہے قانون بھی ہے کتاب الدعا بھی ہے اور بشارتوں کی مقدس کتاب بھی ہے اور آج کے دن تک تمام نسل انسانی کا چھٹا حصہ اس کی طرز تحریر سچائی اور مقبولیت کو ایک زندہ معجزہ سمجھتا ہے۔ پیغمبر اسلام نے اسی ایک معجزے کا دعویٰ کیا تھا اسے قائم اور دائم معجزہ قرار دیا تھا اور یہ واقعہ میں ایک معجزہ ہے۔''

(محمدؐ اینڈ محمدؐ ازم، ص 14-15)

2۔ لین پول قرآن پاک کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

''قرآن حضرت محمد (ﷺ) نے ایسے نازک وقت میں دنیا کے سامنے پیش کیا جبکہ ہر طرف تاریکی اور جہالت کی حکمرانی تھی۔ اخلاق انسانی کا جنازہ نکل چکا تھا اور بُت پرستی کا ہر طرف زور تھا قرآن نے اُن تمام گمراہیوں کو مٹایا جن کو دنیا پر چھائے ہوئے مسلسل کئی صدیاں گزر چکی تھیں۔ قرآن نے دنیا کو اعلیٰ اخلاق کی تعلیم دی اور اصول مدنیت اور علوم و حقائق سکھائے۔ ظالموں کو رحم دل اور وحشیوں کو پرہیزگار بنا دیا۔ اگر یہ کتاب شائع نہ ہوتی تو انسانی اخلاق تباہ ہو جاتے اور دنیا کے باشندے برائے نام انسان رہ جاتے۔''

(گارڈنس آف ہولی قرآن)

3۔ ڈاکٹر موریس فرانسیسی مترجم قرآن اپنے خیالات کا یوں اظہار کرتا ہے۔

''قرآن کیا ہے؟ قرآن کی اگر کوئی تعریف ہو سکتی ہے جس میں کسی طرح کا نقص نہ نکل سکتا ہو تو وہ اس کی فصاحت و بلاغت ہے۔ مقاصد کی خوبی اور مطالب کی خوش اسلوبی کے اعتبار سے یہ کتاب تمام آسمانی کتابوں پر فائق ہے بلکہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ قدرت کی ازلی عنایت نے انسان کے لئے جو کتابیں تیار کی ہیں ان سب میں یہ بہترین کتاب ہے اور اس کے نغمے انسان کی خیر و فلاح کے متعلق فلاسفۂ یونان کے نغموں سے کہیں بڑھ کر ہیں۔ تمام آسمانی کتابوں میں سے جو حضرت داؤدؑ کے زمانہ سے جان تالموس کے عہد تک نازل ہوئیں کسی ایک نے اس کی ایک ادنیٰ سورۃ کا بھی مقابلہ نہیں کیا۔ اس کے نئے سے نئے عجائبات جو روز بروز نکلتے آتے ہیں اور اس کے اسرار جو کبھی ختم نہیں ہوتے مسلمان ادیب جب انہیں پڑھتے ہیں تو سجدہ کرنے لگتے ہیں اور قیامت تک کے لئے اس کو سرمایہ ناز سمجھتے ہیں۔''

(رسالہ لا بارول فرانس رمان)

4۔ ٹالسٹائی روسی فلاسفر قرآن شریف کے متعلق لکھتا ہے کہ:

''قرآن مسلمانوں کی ایک مذہبی کتاب ہے۔ جس کی نسبت ان کا یہ خیال ہے کہ اس کو خدا نے نازل کیا ہے۔ یہ کتاب عالم انسانی کی رہنمائی کے لئے ایک بہترین رہبر ہے۔ اس میں تہذیب ہے، شائستگی ہے، تمدن ہے، معاشرت ہے اور اخلاق کی اصلاح کے لئے ہدایت ہے۔

اگر صرف یہ کتاب دنیا کے سامنے ہوتی اور کوئی ریفارمر پیدا نہ ہوتا تو یہ عالم انسانی کی رہنمائی کے لئے کافی تھی۔ ان فائدوں کے ساتھ جب ہم اس بات پر غور کرتے ہیں کہ یہ کتاب ایسے وقت میں دنیا کے سامنے پیش کی گئی تھی جبکہ ہر طرف آتش و فساد کے شرارے بلند تھے۔ خونخواری اور ڈاکہ زنی کی تحریک جاری تھی اور فحش باتوں سے بالکل پرہیز نہ کیا جاتا تھا اور اس کتاب نے ان گمراہیوں کا خاتمہ کیا تو ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہیں رہتی۔''

(دی لائٹ آف ریلیجن، ص 148)

5۔ مورخ اعظم ایڈورڈ گبن کہتا ہے کہ

''ہر انصاف پسند آدمی اس حقیقت کا اقرار کرنے کے لئے مجبور ہے کہ قرآن ایک بے نظیر قانون ہدایت ہے۔ اس کی تعلیمات فطرت انسانی کے مطابق ہیں اور وہ اپنے اثر کے لحاظ سے ایک حیرت انگیز پوزیشن رکھتا ہے۔ اس نے وحشی عربوں کی زبردست اصلاح کی۔ ہمدردی اور محبت کے جذبات سے ان کے دلوں کو معمور کردیا۔ اور قتل و خونریزی کو ممنوع قرار دیا۔ یہ اس کا عظیم الشان کارنامہ ہے۔''

(ماخوذ از الفرقان)

# اطلاعات و اعلانات

**نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔**

## ولادت

مکرم مغفور احمد منیب صاحب انچارج جاپانی ڈیسک ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میری بیٹی مکرمہ کاملہ محمود صاحبہ اہلیہ مکرم انصر محمود صاحب سڈنی آسٹریلیا کو 26/اکتوبر 2013ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام اسد علی محمود تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم اطہر محمود صاحب آف سڈنی کا پوتا، مکرم میاں چراغ دین صاحب آف گوکھووال ضلع فیصل آباد اور ننھیال کی طرف سے مکرم چوہدری علی احمد صاحب آف کوٹ احمدیاں ضلع بدین کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور خادم دین بنائے نیز خلافت احمدیہ کے جاں نثاروں میں شامل فرمائے۔ آمین

## ولادت

مکرم پرویز اقبال گوگی صاحب دارالیمن غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مورخہ 14 ستمبر 2013ء کو میری بیٹی مکرمہ حافظہ سائرہ عروج صاحبہ واقفہ نو اہلیہ مکرم مبشر ندیم صاحب کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام اریحہ مریم رکھا گیا ہے۔ جو مکرم محمد اصغر صاحب ابن مکرم عبدالغفور احمد صاحب کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر صوفی علی محمد صاحب مرحوم سابق معلم وقف جدید کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، خادمہ دین، والدین اور بزرگوں کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

## درخواست دعا

مکرم چوہدری سعید احمد صاحب (ر) میجر دارالرحمت غربی ربوہ کی دائیں آنکھ کا کامیاب آپریشن ہوا ہے۔ شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم طاہر احمد بشیر صاحب معلم وقف جدید گوٹھ غلام محمد ضلع عمرکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے دادا مکرم محمد شفیع صاحب تقریباً دو سال سے بیمار ہیں۔ بڑھاپے کی وجہ سے کافی کمزوری ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت دے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم محمود الحسن صاحب معلم وقف جدید منشی والا ضلع ننکانہ صاحب تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے دادا مکرم خان محمد صاحب کی گرنے کی وجہ سے ٹانگ فریکچر ہوگئی ہے۔ طبیعت کافی خراب ہے اور دماغ پر بھی کافی اثر ہو گیا ہے۔ احباب جماعت سے مکمل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

## دعائے نعم البدل

مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یٰسین صاحب بشیر آباد ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرا بیٹا عزیزم طلحہ یٰسین واقف نو بعمر 2 سال عرصہ ڈیڑھ سال خرابی جگر کی بیماری میں مبتلا رہنے کے بعد مورخہ 9/اکتوبر 2013ء کو وفات پا گیا اس کی نماز جنازہ مکرم سلطان احمد چدھڑ صاحب نے پڑھائی اور تدفین کے بعد مکرم ملک محمد اجمل صاحب نے دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں صبر دے اور نعم البدل بھی عطا فرمائے۔ آمین

## جدید کمپیوٹر کورسز

خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل کمپیوٹر کورسز کا اجراء کیا جارہا ہے۔

### بنیادی کمپیوٹر ٹریننگ کورس

ہر عمر اور معیار تعلیم کے حامل افراد کیلئے
ٹائپنگ (اردو + انگلش)، بنیادی کورس
ایم۔ایس آفس، ان پیج، انٹرنیٹ
دورانیہ 1 ماہ، فیس کورس=/1500

### ویب ڈیزائننگ کورس

ملازمت کے حصول کیلئے ضروری پیشہ ورانہ مہارت کا کورس
HTML5, CSS3، جاوا سکرپٹ، اڈوب فوٹوشاپ، ڈریم ویور۔
دورانیہ 2 ماہ، فیس کورس-/2000

داخلہ کے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں دفتر خدام الاحمدیہ میں جمع کروا دیں۔ داخلہ فارم دفتر خدام الاحمدیہ سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ مزید معلومات کیلئے 0332-7075210 پر رابطہ کریں۔

(انچارج شعبہ طاہر کمپیوٹر سیکشن ربوہ)

## تربیتی جلسہ

مکرم راؤ شاہ نواز صاحب معلم سلسلہ مالو کے بھلی ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 25 نومبر 2013ء کو بعد نماز مغرب و عشاء جماعت احمدیہ مالو کے بھلی ضلع سیالکوٹ کو ایک تربیتی جلسہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اجلاس کی صدارت محترم بشیر احمد رحمانی صاحب امیر حلقہ نے کی تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے اطاعت خلافت کے موضوع پر اور امیر صاحب حلقہ نے قرآن کی تلاوت کی اہمیت و برکات کے موضوع پر تقریر کی اور آخر پر مہمان خصوصی نے دعا کرائی۔ اس اجلاس کی مجموعی حاضری 31 رہی۔

## انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت اور بقایاجات کی وصولی کیلئے دورہ پر ہیں تمام عہدیداران واحباب جماعت سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

## ملیریا سے بچاؤ

آج کل عام طور پر ہسپتال میں ملیریا کے مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ملیریا سے بچاؤ کیلئے درج ذیل امور کی طرف خصوصی توجہ ہونی چاہئے۔ اس سلسلہ میں احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ

گھروں کے باہر کیاریوں اور اردگرد کے ماحول میں سپرے کروائیں۔

دروازوں اور کھڑکیوں پر جالی لگوائیں۔ اگر جالی لگی ہوئی ہے تو انہیں بند رکھیں۔

خصوصاً رات کے اوقات میں Repellant میٹس اور جلیبی ٹائپ رنگ وغیرہ استعمال کریں۔

گھروں کی چھتوں اور صحن میں سونے کی صورت میں مچھردانی کا استعمال کریں۔

گھروں کے باہر پانی کھڑا نہ ہونے دیں۔

ڈسٹ بن اوپر سے ڈھکے ہونے چاہئیں اور ان کو فوری طور پر خالی کر دیا جائے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

## سالانہ علمی و ورزشی مقابلہ جات

### (ناصر ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

خدا تعالیٰ کے فضل سے ناصر ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ کو 25 تا 30 نومبر 2013ء اپنے سالانہ علمی و ورزشی مقابلہ جات کروانے کی توفیق ملی۔

مورخہ 25 نومبر کو ان مقابلہ جات کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی مکرم مشہود احمد صاحب نائب ناظر تعلیم تھے۔ طلباء نے مارچ پاسٹ کیا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مہمان خصوصی نے طلباء کو نصائح کیں اور دعا کے ساتھ ان مقابلہ جات کا باقاعدہ افتتاح کیا۔

ان مقابلہ جات کے لئے سکول کے تمام طلباء کو تین معیار میں تقسیم کیا گیا اور پھر ان تین معیار کو 12 ہاؤسز میں تقسیم کیا گیا۔ تمام ہاؤسز کو ان مقابلہ جات میں مختلف رنگ الاٹ کئے گئے تھے۔

علمی مقابلہ جات میں تلاوت، نظم، تقریر اردو، تقریر انگریزی، مباحثہ اردو، مباحثہ انگریزی، پنجابی ٹاکرا، بیت بازی، پرچہ مطالعہ کتب، مضمون نویسی، تخلیقی تحریر اردو و انگریزی، کوئز سیرت خاتم النبیین ﷺ اور مشاعرہ شامل تھے۔ ورزشی مقابلہ جات میں فٹ بال، کرکٹ، باسکٹ بال، ہاکی، بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس اور انفرادی مقابلہ جات میں دوڑ 100 میٹر، دوڑ 200 میٹر دوڑ 800 میٹر، دوڑ 1600 میٹر، ریلے ریس 100x4، ریلے ریس 400x4، میراتھن ریس، اونچی چھلانگ، لمبی چھلانگ سائیکل ریس اور سلو سائیکلنگ کے مقابلہ جات شامل تھے۔ علمی مقابلہ جات سکول میں جبکہ ورزشی مقابلہ جات سکول، گراؤنڈ دارالیمن شرقی، دارالیمن وسطی، جلسہ گاہ، دارالرحمت شرقی اور دارالنصر وسطی میں منعقد کروائے گئے۔

مورخہ یکم دسمبر 2013ء کو ان مقابلہ جات کی تقریب تقسیم انعامات بمقام ناصر ہائیر سیکنڈری سکول بعد نماز مغرب و عشاء منعقد ہوئی۔ جس کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا فضل احمد صاحب ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ تھے۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم عطاء الاحسان صاحب ناظم ورزشی مقابلہ جات نے بذریعہ پروجیکٹر رپورٹ پیش کی اور پھر محترم مہمان خصوصی نے طلباء کو نصائح کیں اور اعزاز پانے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے۔ امسال مقابلہ جات میں معیار صغیر کے علی ہاؤس، معیار کبیر اول کے نور ہاؤس اور معیار کبیر دوم کے فضل عمر ہاؤس ٹرافی کے حقدار قرار پائے۔ آخر پر مکرم مجاہد احمد صاحب پرنسپل ناصر ہائیر سیکنڈری سکول نے تمام حاضرین اور مہمان خصوصی کا شکریہ ادا کیا اور پھر محترم مہمان خصوصی نے اجتماعی دعا کروائی اور اس طرح یہ سالانہ تقریب تقسیم انعامات اختتام پذیر ہوئی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے تمام طلباء و طالبات کی علمی، ذہنی اور جسمانی صلاحیتوں کو بہت زیادہ بڑھائے اور انہیں عملی میدان میں ترقیات سے نوازے اور یہ جماعت احمدیہ کیلئے باعث فخر ہوں۔ آمین

# ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

**پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے**

## 24 دسمبر 2013ء

| | |
|---|---|
| 12:30 am | ریئل ٹاک |
| 1:35 am | راہ ہدیٰ |
| 3:05 am | خطبہ جمعہ فرمودہ 29 فروری 2013ء |
| 4:10 am | Apple of Kashmir |
| 4:40 am | تاریخی حقائق |
| 5:10 am | عالمی خبریں |
| 5:25 am | تلاوت قرآن کریم |
| 5:30 am | الترتیل |
| 6:15 am | حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ |
| 7:30 am | کڈز ٹائم |
| 8:05 am | خطبہ جمعہ 29 فروری 2008ء |
| 9:15 am | آداب زندگی |
| 10:00 am | لقاء مع العرب |
| 11:00 am | تلاوت قرآن کریم |
| 11:30 am | یسرنا القرآن |
| 12:00 pm | جلسہ سالانہ قادیان 28 دسمبر 2010ء |
| 1:00 pm | ہماری تعلیم |
| 1:55 pm | سوال وجواب |
| 3:00 pm | انڈونیشین سروس |
| 4:00 pm | خطبہ جمعہ فرمودہ 20 دسمبر 2013ء (سندھی ترجمہ) |
| 5:05 pm | تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث |
| 5:30 pm | یسرنا القرآن |
| 6:00 pm | ریئل ٹاک |
| 7:05 pm | بنگلہ سروس |
| 8:05 pm | سپینش سروس |
| 8:40 pm | ہماری تعلیم |
| 9:00 pm | سفر حیات |
| 10:00 pm | نور مصطفویؐ |
| 10:25 pm | یسرنا القرآن |
| 11:00 pm | عالمی خبریں |
| 11:25 pm | جلسہ سالانہ قادیان |

## 25 دسمبر 2013ء

| | |
|---|---|
| 12:30 am | خطبہ جمعہ فرمودہ 20 دسمبر 2013ء |
| 2:00 am | جمہوریت سے انتہا پسندی تک |
| 2:55 am | آسٹریلین سروس |
| 3:30 am | ہماری تعلیم |
| 4:00 am | سوال وجواب |
| 5:00 am | عالمی خبریں |
| 5:20 am | تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث |
| 5:50 am | یسرنا القرآن |
| 6:30 am | جلسہ سالانہ قادیان |
| 7:30 am | ہماری تعلیم |
| 7:50 am | نور مصطفویؐ |
| 8:05 am | سفر حیات |
| 9:20 am | آسٹریلین سروس |
| 9:55 am | لقاء مع العرب |
| 11:00 am | تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات |
| 11:30 am | الترتیل |
| 12:00 pm | جلسہ سالانہ بنگلہ دیش 6 فروری 2011ء |
| 12:35 pm | قرآنک آرکیالوجی |
| 1:05 pm | ریئل ٹاک |
| 2:10 pm | سوال وجواب |
| 3:00 pm | انڈونیشین سروس |
| 4:00 pm | سواحیلی سروس |
| 5:00 pm | تلاوت قرآن کریم |
| 5:30 pm | الترتیل |
| 6:00 pm | خطبہ جمعہ فرمودہ 29 فروری 2008ء |
| 7:05 pm | بنگلہ سروس |
| 8:10 pm | دینی وفقہی مسائل |
| 9:00 pm | کڈز ٹائم |
| 9:35 pm | فیتھ میٹرز |
| 10:35 pm | الترتیل |
| 11:00 pm | عالمی خبریں |
| 11:30 pm | جلسہ سالانہ بنگلہ دیش |

## 26 دسمبر 2013ء

| | |
|---|---|
| 12:05 am | قرآنک آرکیالوجی |
| 12:35 am | ریئل ٹاک |
| 1:35 am | دینی وفقہی مسائل |
| 2:15 am | کڈز ٹائم |
| 3:00 am | خطبہ جمعہ 29 فروری 2008ء |
| 4:05 am | انتخاب سخن |
| 5:10 am | عالمی خبریں |
| 5:30 am | تلاوت قرآن کریم |
| 6:00 am | الترتیل |
| 6:30 am | جلسہ سالانہ بنگلہ دیش |
| 7:05 am | شعری نشست |
| 7:45 am | دینی وفقہی مسائل |
| 8:30 am | قرآنک آرکیالوجی |
| 9:00 am | فیتھ میٹرز |
| 10:00 am | لقاء مع العرب |
| 11:00 am | تلاوت قرآن کریم اور درس سیرت النبی ﷺ |
| 11:40 am | یسرنا القرآن |
| 12:15 pm | حضور انور کا دورہ افریقہ |
| 1:00 pm | Beacon of Truth (سچائی کا نور) |
| 2:05 pm | ترجمۃ القرآن کلاس |
| 3:10 pm | انڈونیشین سروس |
| 4:30 pm | پشتو مذاکرہ |
| 4:55 pm | تلاوت قرآن کریم اور سیرت النبی ﷺ |
| 5:25 pm | یسرنا القرآن |
| 6:00 pm | Beacon of Truth (سچائی کا نور) |
| 7:00 pm | خطبہ جمعہ فرمودہ 20 دسمبر 2013ء (بنگلہ ترجمہ) |
| 8:05 pm | المائدہ |
| 8:45 pm | Maseer-e-Shahindgan |
| 9:20 pm | ترجمۃ القرآن کلاس |
| 10:25 pm | یسرنا القرآن |
| 11:00 pm | عالمی خبریں |
| 11:25 pm | حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ |

### ربوہ میں طلوع وغروب 14۔دسمبر

| | |
|---|---|
| طلوع فجر | 5:32 |
| طلوع آفتاب | 6:58 |
| زوال آفتاب | 12:03 |
| غروب آفتاب | 5:08 |

## ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

### 14 دسمبر 2013ء

| | |
|---|---|
| 1:25 am | دینی وفقہی مسائل |
| 2:00 am | خطبہ جمعہ فرمودہ 13 دسمبر 2013ء |
| 3:20 am | راہ ہدیٰ |
| 6:00 am | حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ |
| 7:10 am | خطبہ جمعہ فرمودہ 13 دسمبر 2013ء |
| 8:20 am | راہ ہدیٰ |
| 9:55 am | لقاء مع العرب |
| 12:00 pm | خطاب حضور انور برموقع خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع 26 ستمبر 2010ء |
| 2:00 pm | سوال وجواب 16 فروری 1997ء |
| 4:00 pm | خطبہ جمعہ فرمودہ 13 دسمبر 2013ء |
| 6:00 pm | انتخاب سخن Live |
| 8:05 pm | جمہوریت سے انتہا پسندی تک۔ مذاکرہ |
| 9:00 pm | راہ ہدیٰ Live |
| 11:25 pm | خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع |

گل احمد اور نشاط کی مکمل ورائٹی
نیز بہترین فینسی ورائٹی کا مرکز
صاحب جی فیبرکس
www.sahibjee.com
ریلوے روڈ ربوہ:+92-47-6212310

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر:0476216109
موبائل 0333-6707165

FR-10

CASA BELLA
Home Furnishers
Master Craftmanship
FURNITURE
13-14, Silkot Block Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36668937, 36677178
E-mail: mrahmad@hotmail.com
FABRICS
1- Gilgit Block Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36660047, 36650952
A Complete Range of Furniture, Accessories Wooden Flouring.

زدجام عشق مردانہ طاقت کی مشہور دوا
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PH:047-6212434,6211434

مکان برائے فروخت
مکان بمعہ گھریلو سامان برائے فوری فروخت
رابطہ:0333-4508246

طاہر آٹو ورکشاپ
ورکشاپ ٹیکسی سٹینڈ ربوہ
ہمارے ہاں پٹرول، ڈیزل EFI گاڑیوں کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے نیز تمام گاڑیوں کے جینئن اور کابلی سپیئر پارٹس دستیاب ہیں
فون:0334-6360782,0334-6365114